السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بسا اوقات بعض ضروری کاموں کی وجہ سے اپنی والدہ کی بات کو رد کردیتا ہوں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

والدین کے ساتھ نیک سلوک اور نیکی میں ان کی سمع واطاعت اہم واجبات میں سے ہے لہذا آپ پر واجب ہے کہ اپنی والدہ کے حق کو پورا کرو، اسے راضی کرنے کی کوشش کرو اور نیکی کے کام میں ان کی نافرمانی نہ کرو اور اگر ایک طرف آپ کے ضروری کام ہوں اور دوسری طرف والدہ کا کوئی مطالبہ ہو تو والدہ کو بتا کر ان سے اجازت لے لو اور اپنے واجبات کو ادا کرلو۔

اگر کام مؤخر کرنے کی صورت میں کوئی نقصان نہ ہو تو پھر پہلے اپنی والدہ کے کام کو ترجیح دو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان میں سے جو اہم ہو اور تاخیر کی صورت میں جس کے نقصان کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالی کے حسب ذیل ارشاد پر عمل کرتے ہوئے اسے پہلے سر انجام دے لو:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن ۶۴/۱۶)

''سو جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرو۔''

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]()

صفحہ 391

محدث فتویٰ